Watch Video Explanation of these notes on our website: www.LastHopeStudy.Com

تَرْجَمَةُ الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْد

برائے جماعت دہم

LAST HOPE STUDY

سُوْرَۃُ الزُّمَر مَكِّيَّةٌ (۳۹) (۵۹)

Download All Subjects Notes from website www.lasthopestudy.com

www.LastHopeStudy.com

Last Hope Study

درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) زُمَرٌ کا معنٰی ہے:

(الف) قوم (ب) گروہ (ج) لوگ (د) مقدّس

(ii) سُوْرَۃُ الزُّمَرِ میں مسلمانوں کو اجازت دی گئی:

(الف) تجارت کی (ب) جہاد کی (ج) ہجرت کی (د) تبلیغ کی

(iii) زمین و آسمان کی بادشاہت کا مالک اللہ تعالیٰ کو ماننا ہے:

(الف) عقیدۂ توحید (ب) عقیدۂ رسالت (ج) عقیدۂ آخرت (د) عقیدۂ ختم نبوت

(iv) دوسری بار صور پھونکے جانے کے فوراً بعد لوگ جائیں گے:

(الف) قبر میں (ب) جنت میں (ج) جہنم میں (د) محشر میں

(v) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سُوْرَۃُ الزُّمَرِ کی تلاوت فرماتے تھے:

(الف) سونے سے پہلے (ب) فجر کی نماز کے بعد (ج) عصر کی نماز کے بعد (د) مغرب کی نماز کے بعد

(i) سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومنین کی بیان کردہ دو صفات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آغاز میں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ایسے مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں عاجزی اختیار کرتے ہیں، بے مقصد باتوں سے گریز کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، حد سے تجاوز نہیں کرتے، اپنے عہد و پیماں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

(ii) سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں بیان کردہ انسانی تخلیق کے مختلف مراحل تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومنین کی صفات کا تذکرہ کرنے کے بعد انسان کی پیدائش اور ماں کے پیٹ میں تخلیق کے مختلف مراحل کا ذکر کیا گیا ہے۔ انسان کی تخلیق کے مختلف مراحل کو بطور دلیل بیان کرکے موت کے بعد دوبارہ زندگی کا ذکر فرمایا، جسے کافر ناممکن خیال کرتے

Watch v

Watch Video Explanation of these notes on our website: www.LastHopeStudy.Com

تھے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی مختلف نعمتوں کا ذکر ہے کہ اس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا، اُس سے کھجوروں اور انگوروں کے باغات اور دوسرے کئی میوہ جات پیدا کیے۔ پھر مختلف چوپایوں اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد کا ذکر کیا گیا ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومنین کو کس کا وارث قرار دیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومنین کو جنت کے وارث قرار دیا گیا ہے۔

(iv) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں کفارِ مکہ کے انکار کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور حضرت ہارون علیہما السّلام کی بعثت کا بیان ہے کہ انھیں فرعون اور اس کی قوم کی طرف سے بھیجا گیا۔ فرعون اور اس کی قوم نے بھی تکبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور حضرت ہارون علیہ السّلام کی بات ماننے سے انکار کر دیا، جس کی وجہ سے وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور ان کی والدہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی بنایا۔ ان تمام انبیائے کرام علیہم السّلام کا ذکر کرنے کے بعد یہ فرمایا گیا ہے کہ انبیائے کرام علیہم السّلام کو ایک ہی دین دیا گیا تھا، مگر ان کی امتیں انتشار کا شکار ہو کر فرقوں میں بٹ گئیں۔

(v) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کی ابتدائی دس آیات سے متعلق حدیثِ مبارک کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کی ابتدائی آیات بہت فضیلت کی حامل ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں، جو ان پر عمل کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ سے شروع کر کے دس آیات تلاوت فرمائیں۔ (جامع ترمذی: 3137)

درج ذیل قرآنی الفاظ کے معانی لکھیں۔

(i)	خٰشِعُوْنَ	خشوع کرنے والے	(ii)	اللَّغْوِ	فضول باتیں اور کام
(iii)	حٰفِظُوْنَ	حفاظت کرنے والے	(iv)	اَيْمَانُهُمْ	ان کے داہنے ہاتھ

درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔

- قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝

ترجمہ: یقیناً ایمان والے کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور وہ جو بے کار باتوں سے دور رہنے والے ہیں اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں۔

- وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں یا کنیزوں کے جن کے وہ مالک ہیں تو ان پر کوئی ملامت نہیں۔ لہٰذا جو اُن کے علاوہ (کوئی اور طریقہ) چاہے تو وہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔

- وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ترجمہ: اور وہ لوگ جو امانتوں اور اپنے وعدہ کی حفاظت کرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں یہی لوگ وارث ہونے والے ہیں جو (جنتِ فردوس) کے وارث ہوں گے۔

Watch video explanation of these notes on our YouTube Channel Last Hope Study

Watch Video Explanation of these notes on our website: www.LastHopeStudy.Com

تفصیلی جواب دیں۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے بنیادی مضامین پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے بنیادی مضامین**

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ کے آغاز میں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ایسے مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں عاجزی اختیار کرتے ہیں، بے مقصد باتوں سے گریز کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، حد سے تجاوز نہیں کرتے، اپنے عہد و پیماں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنت کے وارث ہیں۔ یہ صفات بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو کامیابی کی ضمانت عطا فرمائی جس میں یہ صفات پائی جائیں۔

مومنین کی صفات کا تذکرہ

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں مومنین کی صفات کا تذکرہ کرنے کے بعد انسان کی پیدائش اور ماں کے پیٹ میں تخلیق کے مختلف مراحل کا ذکر کیا گیا ہے۔

انسان کی تخلیق کے مختلف مراحل

انسان کی تخلیق کے مختلف مراحل کو بطور دلیل بیان کر کے موت کے بعد دوبارہ زندگی کا ذکر فرمایا، جسے کافر ناممکن خیال کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی مختلف نعمتوں کا ذکر

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی مختلف نعمتوں کا ذکر ہے کہ اس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا، اُس سے کھجوروں اور انگوروں کے باغات اور دوسرے کئی میوہ جات پیدا کیے۔ پھر مختلف چوپایوں اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد کا ذکر کیا گیا ہے۔

سبق آموز نشانیاں کا ذکر

یہ تمام سبق آموز نشانیاں ذکر کرنے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت اور ان کی دعوت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جب حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دعوت دی تو انھوں نے اعتراضات شروع کر دیے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ

حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ کے باوجود جب قوم اپنی سرکشی پر ڈٹی رہی تو آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں کشتی بنانے کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی قوم پر سیلاب کا عذاب آیا۔ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کو بچا لیا گیا اور کافروں کو غرق کر کے عبرت کا نشان بنا دیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد چند دوسری قوموں کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہما السلام کی بعثت کا بیان

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہما السلام کی بعثت کا بیان ہے کہ انھیں فرعون اور اس کی قوم کی طرف سے بھیجا گیا۔ فرعون اور اس کی قوم نے بھی تکبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی بات ماننے سے انکار کر دیا، جس کی وجہ سے فرعون اور اس کی قوم ہلاک ہو گئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی بنایا۔ ان تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر کرنے کے بعد یہ فرمایا

www.LastHopeStudy.com
Last Hope Study

Watch Video Explanation of these notes on our website: www.LastHopeStudy.Com

گیا ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کو ایک ہی دین دیا گیا تھا، مگر ان کی امتیں انتشار کا شکار ہو کر فرقوں میں بٹ گئیں۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرتِ کاملہ

سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنُوۡن میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرتِ کاملہ کو دلائل سے سمجھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آنکھ، کان اور دل عطا فرما کر انسان کو پیدا فرمایا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ زندگی اور موت کا اختیار اسی کے پاس ہے، وہی دن اور رات کو بدلتا ہے، ہر قسم کی قدرت و قوت اور طاقت اسی کے پاس ہے۔

آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ مشرکین سے پوچھیے زمین اور اس میں جو کچھ بھی ہے وہ کس کا ہے؟ آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے؟ ہر چیز کی بادشاہی کس کے ہاتھ میں ہے؟ ان تمام سوالوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ان منکرین کا جواب بھی نقل فرمایا ہے کہ یہ ضرور کہیں گے کہ تمام چیزوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس حقیقت کو جاننے کے باوجود یہ کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے!

سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنُوۡن کے آخری حصے میں مشرکین کی موت اور قیامت کے احوال کا ذکر کیا گیا ہے۔ کفار کو ان کے انجام سے ڈرایا گیا ہے کہ قیامت کے دن جس کے برے اعمال کا پلڑا بھاری ہوا وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائے گا۔

سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنُوۡن کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو بھی بیان کیا ہے کہ اس نے کسی انسان کو بے کار اور بے مقصد پیدا نہیں فرمایا بلکہ سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

www.LastHopeStudy.com
Last Hope Study

Watch video explanation of these notes on our YouTube Channel Last Hope Study